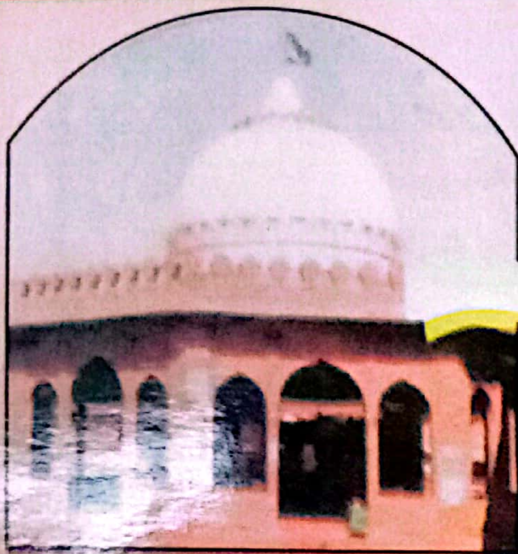


آئینہ شفاف

محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

اکابرین اور معاصرین کی نظر میں

از خامہ امام اہلسنت علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی

باہتمام مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی

پیشکش

انجمن انوار القادریہ

جمشید روڈ نمبر 3 کراچی فون 2435088

الحمدللہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین

اخلاص میں بڑی برکت ہے اور محنت میں بڑی عظمت ہے' یہ محاورے اور فقرے زبان زد خاص و عام ہیں دنیا جانتی ہے اکابر واصاغر کو اعتراف ہے نائب اعلیٰ حضرت مظہر صدر الشریعت سیدی حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب بانی دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف وبانی دارالعلوم مظہر اسلام فیصل آباد کا اخلاص اور جذبہ محنت و خدمت دین متین مثالی تھا تدرس و تبلیغ کے ذریعہ حضرت ممدوح نے جو ناقابل فراموش یادگار مثالی خدمات انجام دیں اس کا اعتراف اکابرین و معاصرین نے برملا فرمایا۔

آج کی دنیا میں عموماً مرید اپنے پیر کی اور شاگرد اپنے استاد کی تعریف و توصیف کرتا ہے بالاشبہ یہ ایک سعادت مندی ہے لیکن حضرت محدث اعظم علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ العزیز کی وہ عظیم و جلیل شخصیت مقدسہ ہے کہ آپ کے اساتذہ آپ کے مشائخ اور آپ کے اکابرین و معاصرین آپ کی عظمت و شخصیت کا اقرار واعتراف کرتے نظر آتے ہیں چند مسلمہ اکابر کرام کی آراء عالیہ ملاحظہ ہوں۔

سید ناحجۃ الاسلام :

شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب بریلوی بانی و اولین سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف قدس سرہ فرماتے ہیں۔

عجاں دار و دلدار و سردار احمد کہ جملہ رسل راست سردار احمد
بنہ سر بخاک در دار احمد تمامی رسل راست سردار احمد

واقعہ یوں ہے کہ جب حضرت محدث اعظم قدس سرہ نے جامعہ معینیہ عثمانیہ درگاہ سلطان الہند خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آٹھ سال کے بعد تحصیل علم فرما کر بریلی شریف مراجعت فرمائی تو مرکز اہلسنّت دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں آپ کی اور آپ کے قابل فخر ہم درس و ہم سبق رفقاء کی دستار بندی وجبہ پوشی ہوئی جن میں مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد محترم صدر العلماء مولانا سید غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ ارشد القادری و حضرت علامہ مفتی ظفر علی صاحب نعمانی رضوی مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی' حضرت علامہ

قاری محمد مصلح الدین قادری رضوی علیہ الرحمہ کے استاد محترم حافظ ملت علامہ عبدالعزیز بانی جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ قدس سرہ' جیسے جلیل القدر اکابر اہلسنّت شامل تھے' محدث اعظم پاکستان اس مبارک جماعت میں سر فہرست تھے حضرت علامہ فضل حق رامپوری مجددی پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور نے امتحان لیا تو محدث اعظم نمایاں حیثیت اور خصوصی استعداد کے باعث کامیاب ہونے والوں میں سر فہرست تھے۔

آپ کی فنِ تدریس میں بے مثال مہارت واستعداد و قابلیت کے باعث شہزادہ اعلحضرت سیدنا حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ' نے آپ کو مرکزی دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں پہلے ہی سال مدرس دوم اور ناظم تعلیمات مقرر فرمادیا آپ نے پہلے ہی سال درسِ نظامی کی متوسط اور بالائی کتب انتہائی مہارت و محنت سے پڑھائیں جو کتاب بھی سامنے آتی بے دریغ پڑھاتے بلکہ اسی زمانہ کے طلباء حضرت حجۃ الاسلام مہتمم منظر اسلام سے درخواست کرتے کہ ہمارے اسباق مولانا سردار احمد صاحب کے پاس کردیئے جائیں۔ ایک بار حضرت محدث اعظم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں حمد اللہ پڑھا رہے تھے۔ سیدنا امام حجۃ الاسلام قدس سرہ' ایک طرف چھپ کر آپ کا انداز تدریس و نکتہ افرینی ملاحظہ فرماتے رہے اور پھر اچانک سامنے رونق افروز ہوئے اور مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا "مولانا میرے دل میں ابھی آپ کے متعلق خیال آیا اور اپنے قلم سے یہ تحریر فرما کر عطا فرمایا۔

محال دار و دلدار و سردار احمد
کہ جملہ رسل راست سردار احمد

جب حضرت صدر الشریعت بدر الطریقت علامہ حکیم محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی مصنف بہار شریعت قدس سرہ' مدرسہ جامعہ حافظیہ سعدیہ دادوں علی گڑھ نواب ابوبکر مرحوم کی دعوت پر بطور صدر المدرسین جانے لگے تو حضرت امام حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قدس سرہ' نے محدث اعظم پاکستان کو یادگارِ اعلیٰ حضرت مرکز اہلسنّت جامعہ رضویہ منظر اسلام میں صدر المدرسین و شیخ الحدیث مقرر فرمادیا۔ مفسر اعظم نبیرہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خان صاحب جیلانی میاں قدس سرہ' فقیہ العصر علامہ مفتی محمد اعجاز ولی الرضوی بریلوی علیہ الرحمۃ اور حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی سابق شیخ الحدیث دارالعلوم شاہ عالم گجرات و شیخ الحدیث دھوراجی کاٹھیاواڑ و شیخ الحدیث دارالعلوم فیضِ الرسول براؤں شریف سدھارت نگر یوپی جیسے جلیل القدر فقہاء و محدثین نے اسی دوران محدث اعظم سے پڑھا۔ حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ جمادی الاولی ۱۳۵۴ھ ریاست الود میں تبلیغی دورہ پر تھے اپنے

چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں کی تعلیم و تربیت کے لیے حضرت محدث اعظم کو بدیں الفاظ مکتوب تحریر فرمایا۔

۷۸۶ / ۹۲ عزیز محترم فاضل محتشم مولانا المکرّم مولوی سردار احمد صاحب سلمہ' السلام علیکم آپ کی ہمدردی سے دل خوش ہوا دعا کرتا ہوں مولیٰ تعالیٰ آپ کو شاد و آباد رکھے اور آپ کے علم و فیوض کے دریا سے اہلسنّت کو مستفید فرمائے نعمانی سلمہ کی تعلیم و تربیت و تہذیب و اخلاق کی طرف توجہ فرمانا فقیر کے لیے احسان و منت ہے۔ والسلام فقیر محمد حامد رضا غفرلہ' الور

تاج العلماء مفتی محمد میاں برکاتی :

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کے پیر خانہ آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ شریف کے سجادہ نشین و شیخ طریقت تھے حضرت محدث اعظم علیہ الرحمۃ کے نام اپنے ایک مکتوب گرامی میں تحریر فرماتے ہیں۔ ۷۸۶۔ مولانا المکرّم دام بالکرم پس از تسلیم مع التکریم معروض کر منامہ موصول ہوا وہ سب آپ کی خوبی نیت اور حسن نظر ہے' مولانا ضیاء الدین صاحب کو میں خود آپ کے اس بیان کے متعلق مطلع کر چکا ہوں اور مولانا حشمت علی صاحب کو بھی واقفیت بتادی ہے۔ میں آپ کی پریشانی سے بہت پریشان ہوتا ہوں۔ مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو آپ جیسے حامیان دین و ملت و پیشوایان دین کی خدمت کی توفیق دے آمین۔

سوداگری محلّہ والوں کے اختلاف مولیٰ تعالیٰ فوراً دور فرمائے اور وہ آپ کی واقعی دینی قدر جانیں آمین ثم آمین۔ (محمد میاں قادری خادم سجادہ آستانہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ شریف ۴ شعبان ۵۶ھ)

یہ اس زمانے کا مکتوب گرامی ہے جب مناظرہ بریلی شریف میں عظیم الشان کامیابی اور عدیم المثال فتح و نصرت کے بعد حضرت صدر الشریعت مولانا محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی علیہ الرحمۃ اور شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ' محدث اعظم کو حسب ضرورت خاص و اہم مقامات پر مناظروں اور جلسوں کے لیے بھیج دیا کرتے تھے جس سے مہتمم صاحب کو کچھ ناگواری ہوتی تھی۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ' کے پیر خانہ کے سجادہ نشین نے حضرت محدث اعظم کی تائید و حمایت فرمائی تھی۔

صدر الصدور صدر الشریعت :

مولانا محمد امجد علی اعظمی مصنف بہارِ شریعت قدس سرہ' آپ کے استاد محترم ہیں اور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کے خلیفہ اعظم ہیں فرماتے ہیں "مولانا سردار احمد صاحب میری داہنی آنکھ ہیں۔" (ماہنامہ اشرفیہ جامعہ اشرفیہ مارکپور حافظ ملت نمبر)

o حضرت صدر الصدور صدر الشریعت اور سیدنا امام حجۃ الاسلام خلف اکبر و سجادہ نشین اعلیٰ حضرت نے حضرت محدث اعظم کو باہمی مشورہ آپ کی استعداد قابلیت و فن تدریس میں بے مثال مہارت کے باعث مرکز اہلسنت یادگارِ اعلیٰ حضرت مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں مدرس دوم اور ناظم تعلیمات مقرر فرمایا۔

o حضرت صدر الصدور صدر الشریعہ نے محدثِ اعظم پاکستان کو ۱۳۵۴ھ میں مناظرہ بریلی میں بے مثال کامیابی پر آستانہ عالیہ رضویہ پر اپنی طرف سے عظیم الشان جلسۂ تہنیت منعقد کر کے "تاج الفتح" پہنایا۔

o متحدہ ہندوستان میں ایک بار ہندو مسلم فسادات کے دوران یہ خبر مشہور ہوگئی کہ مولانا سردار احمد صاحب شہید کردیئے گئے صدر الشریعت بدر الطریقت قدس سرہ' کو شدید صدمہ و ملال ہوا آپ نے اپنے زیرِ اہتمام قرآن خوانی کا اہتمام کرایا قرآن عظیم کے متعدد ختم ہوئے اور حضرت صدر الشریعت سیرت و عظمت محدث اعظم پاکستان پر خوب شاندار تقریر فرمائی ایصال ثواب کیا گیا جب اخبارات میں اس غلط خبر کی تردید مولانا حافظ عبدالحمید خان میرٹھی کی طرف سے شائع ہوئی تو ایک صاحب تقریباً دو بجے دن اخبار لے کر حضرت صدر الشریعت کی خدمت میں حاضر ہوا کہ مولانا سردار احمد صاحب' بخیر و عافیت صحیح سلامت زندہ ہیں تو حضرت صدر الشریعت نے اپنے دولت کدہ گھوسی شریف سے مولانا سبحان اللہ صاحب کو فرمایا ابھی ڈاک خانہ جاؤ اور بریلی شریف مولانا سردار احمد صاحب کو تار کردو کہ جس حالت میں ہیں فوراً گھوسی آجایئے اور بذریعہ تار آنے کی تاریخ سے مطلع کردیجئے جس روز حضرت محدث اعظم گھوسی رونق افروز ہونے والے تھے صدر الشریعت نے خود انتظامات کرائے اپنی نگرانی میں خود بیٹھک کی صفائی کرائی شاندار جلسہ محفل میلاد شریف کا انعقاد کرایا علماء کرام اور اپنے تلامذہ واحباب کو صبح سویرے نماز کے بعد ریلوے اسٹیشن پر استقبال کے لیے روانہ فرمایا اور جب آپ کو حضرت محدث اعظم پاکستان کی تشریف آوری کا علم ہوا اپنے دولت کدہ قادری منزل سے نکل کر ریلوے اسٹیشن کی طرف روانہ ہوئے سر راہ دونوں استاد و شاگرد کی ملاقات ہوئی مصافحہ و معانقہ کرتے ہوئے دونوں حضرات آبدیدہ ہوگئے صدر الشریعت آپ کو زندہ و سلامت دیکھ کر حمد الٰہی بجا لائے اور اپنے دولت کدہ قادری منزل میں محفل میلاد میں آپ کی بصیرت افروز تقریر کروائی اور صدر الشریعت نے خود اپنے خطاب میں بہت سے تعریفی اور دعائیہ کلمات کے ذریعہ محدث اعظم کو خراج تحسین پیش فرمایا۔ سوانح صدر الشریعت ص ۱۱۳ / ۱۱۴)

شیخ المشائخ مولانا علی حسین اشرفی میاں :

آئینہ جمال غوثیت شیخ المشائخ اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھوی نے جب محدث اعظم پاکستان کو بحیثیت طالب علم آستانہ خواجہ غریب نواز سلطان الہند اجمیر پر ایک متقی و پرہیز گار عابد و زاہد طالب علم کے طور پر دیکھا تو اپنے سلسلہ عالیہ کی اجازت و خلافت سے مشرف فرمایا کلاو عصا عطا فرمایا۔

صدر الافاضل مراد آبادی :

خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ محدث اعظم پاکستان کے وجودِ گرامی کو کس قدر غنیمت سمجھتے تھے اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ جب متحدہ ہندوستان میں بعض اخبارات میں آپ کی شہادت کی خبر شائع ہوئی تو صدر الافاضل نے فرمایا ۔ اگرچہ دل نہیں مانتا ایسا ہوا ہو مگر ہمارے عقیدہ و مسلک میں زندوں کو بھی ثواب پہنچایا جاسکتا ہے لہٰذا صدر الافاضل نے اپنے جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں متعدد ختم قرآن مجید کرائے اور شیرینی کا انتظام کیا، تعزیتی جلسہ میں خطاب فرمایا ایصال ثواب خود فرمایا اور جب بعد میں اس غلط خبر کی تردید اخبارات میں شائع ہوئی تو حضرت صدر الافاضل بریلی شریف حضرت محدث اعظم کو ملنے اور دیکھنے کے لیے مسجد بی بی صاحبہ بہاری پور بریلی شریف رونق افروز ہوئے محدث اعظم پاکستان ایک درسی کتاب کا مطالعہ فرما رہے تھے۔ صدر الافاضل علیہ الرحمۃ چپکے سے آئے اور السلام علیکم فرما کر آپ کی پیشانی مبارک کو چوم لیا سینے سے لگایا اور آپ کو خیر و عافیت دیکھ کر دعائیں دیں خیریت معلوم کر کے اسی وقت واپس مراد آباد تشریف لے گئے فرمایا میں صرف آپ کو دیکھنے کے لیے ہی آیا تھا۔

o جب حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے سلسلے میں بہت زیادہ مصروف ہوگئے تو دورہ حدیث شریف کے طلباء کو محدث اعظم پاکستان کی خدمت میں بریلی شریف دارالعلوم مظہر اسلام میں بھیجا کرتے تھے چنانچہ جب حضرت ممدوح پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر حضرت علامہ قطب الدین صاحب جھنگوی اپنے صاحبزادہ حضرت علامہ عبدالرشید صاحب رضوی جھنگوی کو دورہ حدیث شریف کے لیے صدر الافاضل کی خدمت میں جامعہ نعیمیہ مراد آباد لے گئے تو حضرت صدر الافاضل سنی کانفرنس کے سلسلہ میں بہت مصروف تھے حضرت صدر الافاضل نے مولانا علامہ عبدالرشید صاحب جھنگوی کو دورہ حدیث شریف پڑھنے کے لیے سفارشی مکتوب دے کر محدث اعظم پاکستان کی خدمت میں دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف میں بھیج دیا۔

(ماہنامہ "نوری کرن" بریلی شریف محدث اعظم نمبر و تذکرہ محدث اعظم وغیرہ)

o صدر الافاضل اکثر جلسوں میں اور اہم کانفرنسوں میں اپنے ہمراہ لے جاتے تھے بدایوں' میرٹھ' دہلی' لاہور' مین پوری' امرتسر کے اہم جلسوں کے خطوط و پوسٹر اس پر شاہد ہیں آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کا دعوت نامہ حضرت صدر الافاضل نے حضرت محدث اعظم پاکستان کو خود اپنے مبارک قلم سے یوں ارقام فرمایا تھا۔

۱۴۵۶ ۹۲/۷۸۶ ۱۴اپریل ۱۹۴۶ء)

بملاحظہ عالم جلیل مولانا الحاج مولوی سردار احمد صاحب صدر المدرسین

السلام علیکم

مولانا المکرم سلمہ بنارس سنی کانفرنس کے اجلاس ۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰ اپریل ۴۶ء کو ہوں گے آپ کی شرکت اس کانفرنس کی روح ہے۔ ۲۶ اپریل کی شام ۲۷ کے دن میں بنارس رونق افروز ہو جایئے۔ مصارفِ سفر یہیں حاضر کئے جائیں گے حضرت مفتی اعظم دام مجد ہم اور بریلی سنی کانفرنس کے اراکین کی خدمت میں بھی میری طرف سے التماس شرکت کیلئے عرض کر دیجئے والسلام' جواب کا انتظار رہے گا' محمد نعیم الدین عفی عنہ از بنارس کینٹ اسٹیشن ڈیری۔

شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا مفتیٔ اعظم

مولانا شاہ ابو البرکات محی الدین آل الرحمٰن علامہ مصطفیٰ رضا خان صاحب بریلی سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف قدس سرہ العزیز نے کسی بھی صورت میں محدث اعظم پاکستان کو بریلی شریف سے جانے نہ دیا ایک بار امرتسر' اور جالندھر اور علاقہ صوبہ سندھ کے علماء واحباب نے بہت زور لگایا اور ایک بار نواب صاحب' آف بہاولپور نے اپنے یہاں کے جامعہ کے شیخ الحدیث و صدر المدرسین کے طور پر بہت کوششیں کیں اور سولہ مربعہ اراضی بطور ہدیہ و نذر پیش کرنا چاہی کہ آپ بہاولپور تشریف لے آئیں لیکن سیدی سندی سرکار حضور مفتی اعظم سجادہ نشین بریلی شریف نے آپ کو بریلی کی مرکزیت اور آپ کی لازوال و بے مثال خدمت کو دیکھتے ہوئے کہیں جانے نہ دیا یہ وہ زمانہ تھا جب آپ منظر اسلام سے مظہر اسلام میں رونق افروز ہوئے اور دوسرا وقت وہ تھا جب آپ ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے وقت اپنے آبائی وطن بٹالہ گورداسپور سے فسادات کے باعث بحیثیت مہاجر پاکستان معہ اہل و عیال منتقل ہوئے سارو کی گوجرانوالہ' بھکھی شریف ابتدائی قیام فرمایا تو حضرت صدر الشریعت علامہ محمد امجد علی اعظمی رضوی مصنف بہار شریعت نے آپ کو بدیں الفاظ مکتوب گرامی تحریر فرمایا۔

۹۲/۸۶/۷ عزیزم سلمہ' السلام علیکم ادعیہ وافرہ کے بعد واضح ہو کہ تمہارا خط بریلی کا بھیجا ہوا موصول ہوا خیریت معلوم ہوئی کہ تم معہ الخیر بریلی پہنچ گئے تمہارے ہر خط کا جواب میں نے روانہ کیا ہے پاکستان سے جو خط تم نے بھیجا تھا اس کا جواب چھوٹے مولانا صاحب (مفتیٔ اعظم) کے خط میں لکھ دیا تھا۔ اجمیر شریف سے تم نے جو خط بھیجا اس کا جواب بریلی محلہ سوداگراں کے پتہ پر تمہارے نام روانہ کیا پچھلے خط کا جواب آج روانہ کرتا ہوں مکان کی (تعمیر) وجہ سے اتنی زیادہ مشغولیت ہے کہ فرصت نہیں ملتی۔ بریلی شریف ہم تمام اہلسنّت کے لئے مرکز ہے اور وہ تقریباً کام کرنے والے سے خالی ہے وہاں کسی بلکہ کئی اچھے کارکن کی سخت ضرورت ہے میرا خیال ہے کہ چھوٹے مولانا (مفتیٔ اعظم صاحب) تمہیں ہرگز نہیں چھوڑیں گے پہلے تم گورداسپور میں رہتے تھے اور اب گوجرانوالہ میں رہو گے کچھ بہت زیادہ فرق نہیں صرف راستہ کی بدامنی ہے جس کی وجہ سے وہ جگہ دور ہوگئی کچھ دنوں بعد یہ بات جاتی رہے گی مسبب الاسباب کوئی سبب پیدا فرمادے گا یہ تو ظاہر ہے کہ بال بچوں کے پاس رہنا یا قریب میں رہنا ہر شخص پسند کرتا ہے' مگر دیندار کے لیے خدمت دین ضروریات دین کا خیال سب سے مقدم ہوتا ہے میں مجبور نہیں کرتا مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ تم خود غور کرو اور جو صورت زیادہ تر دین کے لیے مفید ہو اسے اختیار کرو فقیر تمہارے دیکھنے کا بہت زیادہ مشتاق ہے' دیکھنا چاہیئے کہ کب تم سے ملاقات ہوتی ہے مفتیٔ اعظم کی خدمت میں میرا سلام عرض کر دینا والسلام فقیر ابو العلاء محمد امجد علی اعظمی رضوی غفرلہ۔

اس مکتوب میں بریلی شریف بدستور قیام فرمانے کی ترغیب دی جارہی ہے اور یہی شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم قبلہ کی خواہش ظاہر ہوئی کہ "چھوٹے مولانا صاحب (مفتیٔ اعظم) تمہیں ہرگز نہیں چھوڑیں گے" محدث اعظم پاکستان کا وجود کتنا غنیمت اور کتنا لازمی و ضروری تھا۔ (مکتوب صدر الشریعۃ ملخصاً)

حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے انتقال پُر ملال پر بریلی شریف کے موقر ماہنامہ "نوری کرن" نے عظیم الشان فقید المثال خصوصی نمبر محدث اعظم پاکستان نمبر شائع کیا تھا جس میں اکابرین کرام علماء و مشائخ اہلسنّت کے تاثرات و مضامین تھے۔ شہزادہ اعلحضرت مفتی مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب نوری بریلوی قدس سرہ لوح تاریخ وصال کے ذیل میں بکثرت تاریخی مادے نکالے اور مرتب فرمائے تھے رقمطراز ہیں۔

فیضان تام	فیضان اتم	منبع کرم مقبول عصر امیر العلماء	آئینہ اسرار مقصود آفاق زین دانش
(۱۳۸۲ھ)	(۱۳۸۲ھ)	(۱۳۸۲ھ)	(۱۳۸۲ھ)

ہادی بستان، رہبر اسلام نور الہدیٰ مولانا الاحد الاسد، الاسد الاسعد الارشد بحر علم دقیقہ فہم، رفیع المرتبت

(۱۳۸۲ھ) (۱۳۸۲ھ) (۱۳۸۲ھ) (۱۳۸۲ھ) (۱۳۸۲ھ)

زبدہ عالم، عالم نبیل و فاضل جلیل، متوکل، سراپا برکت، فہیم عصر، مدرس بے مثال

(۱۳۸۲ھ) (۱۳۸۲ھ) (۱۳۸۲ھ) (۱۳۸۲ھ) (۱۳۸۲ھ) (۱۳۸۲ھ)

حاوی فروغ اصول محقق معقول و منقول عزیز اولیاء حقائق آگاہ و معارف دستگاہ علامہ زمانہ

(۱۳۸۲ھ) (۱۳۸۲ھ)

سعادت ماب مولوی محمد سردار احمد صاحب، ذکی و محدث باکمال رضی عنہ مولاہ الصمد

(۱۳۸۲ھ) (۱۳۸۲ھ)

(متخرجہ سیدنا مفتیٔ اعظم العلامہ مصطفیٰ رضا بریلوی)

میرا چاند کے زیر عنوان شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا مفتی اعظم تحریر فرماتے ہیں ”آہ میرا روشن چاند جاتا رہا“

غروب مہ صلحاء ۱۳۸۲ھ۔ وہ میرا چاند تھا جو بڑھتا ہی رہا کبھی نہ گھٹا جو اپنی گفتار اپنی رفتار اپنے کردار سے فتنوں فسادوں کفر و گمراہی کی ہر گھٹا کو دفع کرتا ہی رہا کبھی گھٹاؤں میں نہ چھپا کتنی ہی دھولیں اڑیں کتنا ہی گھٹاٹوپ چھایا وہ چمکتا جگمگاتا ہی رہا۔ وہ میرا چاند تھا جو اوج پر چڑھتا ہی گیا کبھی نہ اترا وہ اوج پر پہنچا جہاں تک اس کے رب جل جلالہ و عم نوالہ نے اسے بلند فرمایا۔ وہ میرے دین کا چاند تھا دین کا چاند بڑھتا ہی رہتا ہے آسمان دنیا کے چاند کی طرح بار بار گھٹتا اور اترتا اور اتر کر غائب نہیں ہوتا وہ میرا چاند تھا جو بہت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز ترقی منازل کرتا کرتا منزل غفر پہنچا غفرله المولیٰ تعالیٰ له ولوالدیه و لجمیع الاساتذهة آمین۔ وہ میرا چاند، صدر الشریعہ کا چاند، اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مسلک کا چاند، علم قرآن و حدیث و فقہ وغیرہ کا چاند، اس محبوب سبحانی غوث صمدانی کا چاند تھا جس نے فرمایا تھا اس آسمان دنیا کے چاند کے لئے۔

اب ایسے ہزار چاند آئیں
گم ہم میں ہوں اور پتہ نہ پائیں

وہ میرا چاند تھا جس نے قلیل عرصہ میں ہندوستان و پاکستان کے گوشے گوشے میں اپنا نور پھیلایا وہ میرا چاند تھا جس کا چاندنا آسمان دنیا کے چاند کی چاندنی کی طرح محض سطحی نہ تھا بلکہ دلوں کی گہرائیوں میں پہنچا، وہ میرا چاند تھا جس نے ہندوستان و پاکستان میں بنام مظہر اسلام دو مدرسے قائم کئے جس سے دینی چاند تا قیام قیامت ان شاء اللہ تعالیٰ پیدا ہوتے اور دنیا کو جگمگاتے رہیں گے وہ میرا چاند تھا جسکی چاندنی رہتی دنیا تک دنیا میں قائم و دائم رہے گی، ان شاء اللہ تبارک و تعالیٰ۔

میری دعا ہے کہ مولائے کریم جل جلالہ وعم نوالہ اس کی قبر کو اپنے چاند علیہ السلام کے نور سے معمور فرمائے اس پر اپنی رحمت کے پھول برسائے اسے ریاض جنت کی طرح کرے آمین۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔ (ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف محدثِ اعظم نمبر ۵۔۶۔۷)

سیدنا مفتیٔ اعظم کے منظوم احساسات:

شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا علامہ الشاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب بریلی قدس سرہ نے محدث اعظم کے وصال پر اپنے منظوم احساسات کی ایک طویل نظم ومنقبت بھی ارقام فرمائی فرماتے ہیں۔

کیا کہوں میں ہائے کیا جاتا رہا　　آہ دل کا حوصلہ جاتا رہا
سنیوں کا دل نہ بیٹھے کس طرح　　زور ان کے قلب کا جاتا رہا
قوتِ دل طاقت دل زور دل　　اس کے جانے سے میرا جاتا رہا
وہ محدث وہ محقق وہ فقیہ　　عالم علم ھدی جاتا رہا
اسی زمانے کا محدث بے مثال　　جس کا ثانی ہی نہ تھا جاتا رہا
چل بسا دنیا سے استاد شفیق　　مایہ لطف و عطا جاتا رہا
جو مرقع تھا جمال و حسن کا　　وہ نگار اولیاء جاتا رہا
مولوی سردار احمد اٹھ گئے　　لطف سارا درس کا جاتا رہا
مسند آرائے سریر علم تھا　　صدر دین مصطفیٰ جاتا رہا
غوث اعظم قطب عالم کا غلام　　نائب شاہ رضا جاتا رہا
غوث اعظم خواجہ اجمیر کا　　وہ مجسم فیض تھا جاتا رہا
فیض سے داتا کے مالا مال تھا　　گنج بخش علم تھا جاتا رہا
پیکر رشد وھدی تھا بالیقین　　مظہر احمد رضا جاتا رہا
تھا بہر حالت رضائے حق سے کام　　آہ فانی فی الرضا جاتا رہا
حضرت صدر الشریعہ کا وہ چاند　　میرا مہر پر ضیاء جاتا رہا
اعظم خلفاء تھا پاکستان میں　　جانشین مصطفیٰ جاتا رہا
دیو کا سر کاٹ کر نوری کہو　　چاند روشن علم کا جاتا رہا

نوٹ یہ منظوم احساسات کسی مرید و شاگرد یا عقیدت مند کی مبالغہ آمیزی نہیں بلکہ دنیائے اسلام کے مسلمہ مفتیٔ اعظم شیخ الشیوخ العالم شہزادہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ ھما کے منظوم تاثرات واحساسات ہیں جو ابتدائی درسی کتب میں حضرت محدث اعظم پاکستان کے استاذ بھی ہیں۔

پیر سید طاہر علاء الدین قادری بغدادی

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار بغداد کی اولاد و امجاد سے تھے اپنے ایک عربی مکتوب میں فرماتے ہیں جسکا ترجمہ حضرت علامہ مفتی ابو سعید محمد امین صاحب سابق مفتی جامعہ رضویہ نے کیا تھا کا اقتباس نقل کیا جاتا ہے۔ يد الله على الجماعته

"مولانا العلامہ مولوی سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہلسنّت و جماعت کے علماء پاکستان میں سے بہترین تھے اور علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور جسے کہ علامہ موصوف رسول ﷺ کے عاشق صادق تھے اسی طرح وہ سیدنا غوث صمدانی ہیکل نورانی سید عبدالقادر محی السنۃ والدین قدس سرہٗ کے محبّ و مرید تھے علامہ مغفور نے مساجد اور مدارس دینیہ رضویہ کی تعمیر و ترویج میں بڑی خدمات انجام دی اور سعی بلیغ فرمائی طلباء ان مدارس سے فاضل علماء بن کر نکلتے ہیں نیز محدث اعظم پاکستان فقیروں معذوروں کے مددگار تھے۔"

(مکتوب بحوالہ ہفتہ روزہ "محبوب حق" ۱۳ دسمبر ۱۹۶۲ء و کتاب محدث اعظم صفحہ ۳۷۳)

حضرت علامہ مفتی محمد مجیب الاسلام نسیم اعظمی شیخ الحدیث ادری اعظم گڑھ کا بیان ہے کہ حضور مفتیٔ اعظم قدس سرہ نے آپ کو سند خلافت عطا فرماتے وقت "ولد الاعز" لکھا تھا اور فرمایا "کہ اگرچہ مولانا سردار احمد صاحب کو میں نے (بھی) پڑھایا مگر آج وہ اس قابل تھے کہ مجھے پڑھاتے۔ (ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف مارچ اپریل ۱۹۶۳ء ص ۱۳)

ملک العلماء فاضل بہاری :

خلیفہ و تلمیذ اعلیٰ حضرت علامہ محمد ظفر الدین احمد قادری رضوی پٹنہ صوبہ بہار فقیر کے نام اپنے ایک اہم مکتوب گرامی میں فرماتے ہیں۔ "مولانا سردار احمد صاحب کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں ان کا زمانہ طالب علمی بھی دیکھا اور زمانہ درس و تدریس بھی دیکھا نہایت ذی علم فاضل و مدرس ہیں۔" (مکتوب ملک العلماء فاضل بہاری علیہ الرحمۃ الباری)

سراج المشائخ :

زین العارفین عین الذاکرین سیدنا شاہ محمد سراج الحق صاحب صابری قادری چشتی کرنالوی سجادہ نشین حضرت بو علی شاہ قلندر پانی پت رحمۃ اللہ علیہ سے محدث اعظم پاکستان قدس سرہ کو سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں اجازت و خلافت حاصل ہے حضرت ممدوح نے جب ایام طفولیت میں محدث اعظم پاکستان کو دیکھا تو فرمایا "ماشاء اللہ یہ صاحبزادہ عظیم انسان ہو گا ان کے خوان جود و سخا سے ہزاروں فیض یاب ہوں۔ (روزنامہ "حالات" لاہور محدث اعظم پاکستان و تذکرہ محدث اعظم)

جب حضرت محدث اعظم پاکستان آستانہ سلطان الہند خواجہ غریب نواز پر زیر تعلیم تھے اور سڑھیوں سے پھسل کر گرنے کے باعث آپ کے سر میں چوٹ لگ گئی تھی سیدنا شاہ محمد سراج الحق قدس سرہ' اجمیر شریف آپ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تھے۔

فاضل جلیل علامہ حسنین رضا علیہ الرحمۃ :

سیدنا مجدد اعظم کے برادر زادہ و خلیفہ مجاز ہیں حضرت استاد زمن مولانا حسن رضا حسن بریلوی علیہ الرحمہ کے فرزند دلبند ہیں فرماتے ہیں۔ "مولانا سردار احمد صاحب کی مختصر زندگی اپنے اندر حیرت انگیز کرشمے رکھتی ہے۔ وہ سات آٹھ سال کی مدت میں (مرکز اہلسنّت) منظر اسلام بریلی کے ایک بڑے اور قابل مدرس تھے اور رضوی دارالافتاء کا ایک ممتاز مفتی اور منبر وعظ پر ایک خوش بیان واعظ ہے تو میدان مناظرہ میں ماہر و قابل مناظر ہے وہ اس تھوڑی سی مدت میں اس جگہ پہنچ گئے تھے جہاں ترقی کرنے والے بڑی کوشش سے بیس پچیس سال میں پہنچ پاتے ہیں یہ مختصر مدت اور اتنی مختلف کامیابیاں یہ ایک طلسم تھا جو بریلی والوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور یہ ایسی حیرت انگیز مثال تھی جو مدتوں سے نہ دیکھی تھی۔ اسی لائلپور کو آج دیکھئے کہ وہ اس وقت بفضلہ تعالیٰ پاکستان میں سنیت کا مرکزی نقطہ بن چکا ہے۔ اسی لائلپور میں آج سنیت کا دور دورہ ہے محدثِ اعظم پاکستان بریلی میں دورہ تعلیم اور ایسی تیز ترقی وہ ایک چھوٹا طلسم تھا تو لائلپور میں آکر خود لائلپور اور پھر سارے پاکستان میں جو حالات رونما ہوئے وہ بڑے بڑے طلسمات کا مجموعہ ہیں۔ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ' العزیز کے عاشق تھے انہوں نے سنیت کی تبلیغ کے ساتھ اہل پاکستان کے دلوں میں اعلیٰ حضرت قبلہ سے محبت کا بے حد جذبہ پیدا کر دیا ہے۔

(ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف محدث اعظم پاکستان نمبر بابت مارچ اپریل ۱۹۶۳ء صفحہ ۱۷۔۱۸)

نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم :

مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خان صاحب جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ مہتمم و شیخ الحدیث مرکز اہلسنّت دارالعلوم منظر اسلام جامعہ رضویہ بریلی شریف ۱۳۷۹ھ میں لائلپور جلوہ افروز ہوئے جو کچھ دیکھا ان کا مشاہدہ ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔ "امابعد فقیر بے بضاعت نے اس سال ۱۳۷۹ھ میں جامعہ رضویہ لائلپور کے جلسہ دستارِ فضیلت میں شرکت کی سبحان اللہ' ماشاء اللہ' ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ بریلی کے ایک لعل بے بہا کو لائلپور میں درخشاں دیکھا جس کی آب و تاب سے پاکستان و پنجاب کو چمکتا ہوا پایا اور جس شمع ہدایت کے گرد ہزاروں پروانوں کو تصدیق ہوتے ہوئے دیکھا وہ

عظیم الشان مجمع اہل حق اہلسنّت کا دیکھا جس کی مثال اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس شریف میں دیکھتا ہوں اور حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں نظر آتی ہے ویسا ہی یا اس سے بدرجہ زائد علماء و فضلاء مشائخ و خواص محبان رسول ﷺ اور فدایان حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس نائب اعلیٰ حضرت خلیفہ حجۃ الاسلام شمع ہدایت فخر اہل بریلی محدث بے مثال فقیہہ باکمال کے گرد اگرد مجتمع ہیں۔ یہ ثمرہ اخلاص کا ہے' یہ ثمرہ محبت اعلیٰ حضرت کا ہے یہ نتیجہ انتھک دینی خدمت کا ہے کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سردار احمد صاحب "اطال اللہ عمرہ و عافاہ اللہ من جمیع المحسن" کو دنیائے رضویت و سنیت میں وہ مقام حاصل ہو گیا جس میں کوئی ان کا ہمسر و مقابل نہیں۔" (رجسٹرڈ آراء اکابر جامعہ رضویہ فیصل آباد)

قطب مدینہ :

حضرت مولانا الشیخ ضیاء الدین قادری رضوی مہاجر مدنی قدس سرہ العزیز خلیفہ سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ پاکستان علماء و مشائخ میں سب سے زیادہ حضرت محدث اعظم پاکستان قدس سرہ سے متاثر تھے۔ جب حضرت محدث اعظم پاکستان حاضری سرکار اعظم نور مجسم نبی اکرم رسول محترم ﷺ کے لیے حاضر ہوئے تو متعدد روز اپنے دولت کدہ پر رکھا کئی دعوتیں فرمائیں متعدد بار اپنے ہاں محفل میلاد شریف میں بلوا کر آپ کا خطاب و بیان کرایا اپنا پورا کتب خانہ اور اہم کتب احادیث مطالعہ کے لیے پیش فرمادیں آپ کے وصال پر اپنے دولت کدہ پر محدث اعظم کا ختم سوئم اور ختم چہلم شریف کرایا اور آپ کے وصال پر ایک تاریخی رباعی ارشاد فرمائی جس کا صرف ایک بند فقیر کو یاد رہا ہے۔

قادری   رضوی   مدام
پا گئے   جنت   مقام

برہان ملت خلیفۂ اعلیٰ حضرت :

مولانا مفتی برہان الحق قادری رضوی جبل پوری مفتی اعظم سی پی انڈیا پہلی بار قیام پاکستان کے بعد جب پاکستان کا دورہ فرمایا اور محدث اعظم پاکستان کی عظیم اور جلیل دینی تبلیغی مسلکی اور تعلیمی' تدریسی خدمات اور کارہائے نمایاں و مجاہدانہ سرگرمیوں کا تذکرہ شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا مفتی اعظم سجادہ نشین بریلی شریف سے فرمایا تو مفتی اعظم علیہ الرحمۃ نے فرحت اور مسرت اور شادمانی سے بھرپور مکتوب محدث اعظم پاکستان کو تحریر فرمایا جس کا تذکرہ کتاب "محدث اعظم پاکستان" جلد اول میں ہے فقیر راقم الحروف سیدنا مفتی اعظم کے عرس چہلم شریف میں بریلی

شریف حاضر آستانہ عالیہ رضویہ تھا وہاں معلوم ہوا کہ حضور برہان ملت ریحان ملت علامہ ریحان رضا خان صاحب علیہ الرحمۃ کے دولت کدہ پر رونق افروز ہیں فقیر راقم الحروف وہاں حاضر ہوا حضرت علامہ فقیہہ النفس مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی صدر دارالافتاء جامعہ اشرفیہ مبارک پور اور علامہ ارشد القادری مدظلہ العالی کے توسط سے شرف زیارت سے مشرف ہوا حضرت برہان ملت گاؤ تکیہ سے ٹیک لگائے آرام فرماتے تھے جب حضرت ممدوح کو یہ معلوم ہوا کہ فقیر حضرت محدث اعظم پاکستان کا سگ دربار ہے حضرت برہان ملت اٹھ کر بیٹھ گئے اور مصافحہ و معانقہ سے مشرف فرمایا اور ایک گھنٹہ تک محدث اعظم کی جلالت علمی تقوی وطہارت مجاہدانہ کارناموں حرمین شریفین کے واقعات پر طویل دلنشین انداز میں تبصرہ فرمایا۔

شیر بیشۂ اہلسنّت مظہر اعلیٰ حضرت :

مولانا محمد حشمت علی خان صاحب لکھنوی قادری رضوی قدس سرہ حضرت مولانا ابو المنظور محمد سردار احمد صاحب گورداسپوری مدظلہ العالی وہ شخصیت ہیں جن سے میرا کبھی کسی بھی عنوان سے اختلاف نہ ہوا حضرت مولانا موصوف مرشد برحق سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک حق کے چمکتے ہوئے آفتاب و ماہتاب ہیں اور فقیر کے زور بازو ہیں اکثر مناظروں میں فقیر کے معین و معاون رہے سیدنا مرشد برحق حضور پرنور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد انہوں نے بریلی شریف کو خوب سنبھالا۔ (مکتوب ملخصاً)

حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی

مولانا ابو المحامد سیدنا محمد اشرفی جیلانی قدس سرہ العزیز کا ایک اہم ویادگار مکتوب گرامی ہے یہاں سے ایک مولانا صاحب جو دورہ حدیث شریف پڑھنا چاہتے تھے اہلسنّت کے مشہور و ممتاز مدرس اہلسنّت کا نام لکھ کر انہوں نے حضرت قبلہ محدث اعظم کچھوچھوی رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا تو جواب ملا۔

"آپ وہاں (پاکستان میں) دورہ حدیث شریف یا جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائلپور میں کرائیں یا پھر حضرت مولانا ابو البرکات سید احمد صاحب مدرسہ حزب الاحناف لاہور میں ان دونوں جگہ پر دورہ حدیث کرانے والوں سے مجھے پوری واقفیت ہے۔

والسلام علیکم وعلی من لایکم فقط فقیر ابو المحامد سیدنا محمد اشرفی جیلانی کچھوچھہ شریف ٥

حافظ ملت جلالۃ العلم:

مولانا حافظ عبدالعزیز محدث وبانی جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی بھارت جو حضرت علامہ ارشد القادری، حضرت علامہ مفتی ظفر علی نعمانی رضوی مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی، حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی، حضرت علامہ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی امجدی خطیب نیو میمن مسجد کراچی، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ جیسے اکابر علماء کے استاد محترم ہیں فرماتے ہیں "ابھی ہماری نظروں کے سامنے الحاج حضرت علامہ شاہ محمد سردار احمد صاحب قبلہ محدث اعظم پاکستان کے علم و فضل کا آفتاب اپنی پوری تابانی کے ساتھ روشن اور درخشاں تھا عالم کو منور کررہا تھا آپ کے فیوض و برکات سے عالم فیض یاب تھا مگر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہم سے رخصت ہوگئے داغِ مفارقت دے گئے آپ کی رحلت وہ حادثہ جانکاہ ہے جس نے شہر سونے کردیئے بستیاں سنسان کردیں ہر جگہ سناٹا معلوم ہوتا ہے علم و فضل کا یہ آفتاب کیا غروب ہوا دنیائے اسلام میں صف ماتم بچھ گئی کہرام مچ گیا سکتہ کا عالم طاری ہے "العین تدمع والقلب یحزن وما نقول الا مایرضی به ربنا" آنکھیں اشکبار ہیں دل غمگین ہیں زبانوں پر انا للہ وانا الیه راجعون۝ جاری ہے رحلت کی خبر سے دارالعلوم اشرفیہ میں تعطیل کردی گئی تعزیتی جلسہ منعقد ہوا ہر شخص غم واندوہ کا مجسمہ نظر آتا تھا آنکھیں اشکبار اور چہرے اداس اور کیوں نہ ہوں حضرت موصوف علم و فضل کے آفتاب تھے زہد و تقویٰ کے ماہتاب تھے امانت و دیانت کے خورشید درخشاں تھے ہر کمال کے جامع تھے عالم دین تھے علامہ زماں تھے استاد محترم حضرت صدر الشریعہ قبلہ علیہ الرحمہ کے ارشد تلامذہ سے تھے علم و فضل زہد و تقویٰ میں حضرت قبلہ (صدر الشریعہ) کے صحیح جانشین تھے جامع معقول و منقول ہر علم میں آپ کو کمال حاصل تھا بالخصوص فن حدیث میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا بلا مبالغہ آپ بخاری زماں تھے آپ کے درس وسیع میں درس حدیث کو امتیاز خصوصی حاصل تھا۔ عالم حدیث تھے اس کے ساتھ عامل حدیث تھے جو حدیث پڑھی اس پر پورا عمل کیا، بلاشبہ حضرت موصوف "مجمع البحرین" تھے جامع معقول و منقول تھے علم و عمل کے جامع تھے کمالات ظاہری و باطنی سے آراستہ تھے بزرگان دین سلف صالحین کے نمونہ تھے باقیات الصالحات سے تھے آپ کے 30 سالہ درس وسیع سے ہزاروں تشنگان علوم سیراب ہوئے آپ کے تلامذہ میں بڑے بڑے جید علماء و فضلا ہیں جو دین متین کی شاندار خدمات انجام دے رہے ہیں۔ (ماہنامہ نوری کرن مارچ و اپریل ۱۹۶۳ء صفحہ ۲۷-۲۸)

مجاہد ملت صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت :

مولانا علامہ شاہ محمد حبیب الرحمان صاحب قبلہ قدس سرہ خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی مدیر ماہنامہ پاسبان الہ آباد بھارت و "خون کے آنسو" جیسی معرکۃ آلاراء کتابوں کے مصنف ممتاز اہل قلم کے استاد محترم و شیخ طریقت ہیں فرماتے ہیں "حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ الرضوان حضرت حجۃ الاسلام (مولانا شاہ محمد حامد رضا خان) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم دونوں کو وہاں (ضلع اناؤ کے مناظرہ میں) بھیجا تھا اور وہاں پہلے سے حضرت شیر بیشہ سنت موجود تھے اور اس میں (ان سے) فن مناظرہ کے متعلق خوب خوب گفتگو رہتی تھی ان کی سلامت روی دین داری اور ذوق و شوق کا یہ عالم تھا کہ چند لمحات کے لیے بھی اپنا کوئی وقت بیکار جانے دینا نہیں چاہتے تھے چند منٹ اگر کوئی کسی اور بات میں مشغول کر لیتا تو پریشان ہو جاتے فرماتے بھئی بہت وقت ضائع ہو گیا پنجگانہ نماز کے لیے مسجد جا کر کبھی جماعت میں تاخیر پاتے تو وہ وظیفہ پڑھتے رہتے یا کتاب کے مضامین پر غور کرتے رہتے کتاب دیکھنے کے لیے بے چینی ہوتی تو ٹہلنے لگتے اس قدر کتب بینی کرتے تھے اور اتنی عبارتیں (زبانی) یاد تھیں کہ ہم لوگوں نے انکا نام کتب خانہ رکھ دیا تھا۔ ذہانت و متانت انکی کدو کاوش از حد بڑھی ہوئی تھی فقیر کو یہ خیال نہیں آتا کہ کبھی کوئی مذاق کا جملہ ان سے سنا ہو وہ مذاق سے بالکل نا آشنا تھے۔ ہمارے حضرت حجۃ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رنگ بہت زیادہ غالب تھا۔ فقیر کے خیال میں حضرت (حجۃ الاسلام) کی قادر نظر کچھ ایسی گہری پڑ گئی کہ اس نظر کیمیا اثر نے ان (محدث اعظم) کو جوہر الجواہر بنا دیا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں صاحبزادگان کے حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ الرضوان سراپا برکت نشان تھے ایک تن تنہا اور بے سرو سامان کا سلف صالحین کی پیروی میں اجنبی جگہ جا کر قیام کرنا اور مختصر عرصہ میں اس طرح عروج دینا کہ ایک زبردست دارالعلوم کا قیام ہو جائے اور ہزاروں ان سے مستفید ہوں۔ اظہار مقبولیت کا ایک زبردست کرشمہ دیکھئے جنازہ میں لاکھوں کا اژدھام رہا ایسے ہی لوگ موت العالم اور موت العالم ثلمۃ فی الدین کے مصداق ہوتے ہیں جی چاہتا ہے کہ اپنے حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر اخیر میں درج کروں۔

موت عالم موت عالم ثلمۃ دین نبی
جاں تو جانِ جہاں جان جہاں بر تو نثار

"وهو الباقی ولہ' البقاء کل شیئی هالك الا وجهه"

(ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف محدث اعظم پاکستان نمبر صفحہ ۲۰۔۱۹)

مجاہد ملت مولانا بدایونی :

مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی مرحوم خانوادہ قادریہ بدایوں کے عظیم علمی روحانی چشم وچراغ تھے اور جمعیت العلماء پاکستان کے سابق مرکزی صدر وہ فرماتے ہیں۔ "لائل پور پر مختلف ادوار گزرے ہیں اس لائل پور کو دیکھ کر یہ سمجھتا ہوں کہ لائل پور بریلی پھر خیال کرتا ہوں کہ یہ زمین بغداد کی مقدس سرزمین ہے لائلپور کی اس زمین کو یہ رتبہ حضرت شیخ الحدیث (محدث اعظم پاکستان) علیہ الرحمۃ کے وجود سے ملا۔ آپکا وصال کراچی میں ہوا مگر آپکے جسم نے لائل پور والی زمین کو نوازا اس کی قسمت جاگ اٹھی۔ اولیاء اللہ مرتے نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں حضرت شیخ الحدیث زندہ ہیں وہ ہمارے اس مقدس جلسہ کو دیکھ رہے ہیں آپ کیا میری تقریر کی داد دیں گے؟ داد تو وہ قبر والا اللہ کا مقبول بندہ دے گا۔ جو رتبہ بوریا نشین فقیروں کا ہوتا ہے وہ شہنشاہوں کو حاصل نہیں ہوتا ان اللہ والوں کی بڑی شان ہوتی ہے۔ آپ (محدث اعظم) سچے عاشق رسول ﷺ تھے آپکی وفات کے بعد آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر یقین ہوتا تھا کہ آپ زندہ ہیں اور مسکرا رہے ہیں۔" (روزنامہ "سعادت" لائلپور یکم جنوری ۱۹۶۳ء ہفت روزہ سواد اعظم لاہور ۲۲ مارچ ۶۳ء)

شیخ الاسلام خواجہ سیالوی :

علامہ الحاج الحافظ محمد قمر الدین صاحب سجادہ نشین آستانہ چشتیہ سیال شریف سرگودھا اپنے عربی مکتوب میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب بانی مدرسہ جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد نے فرمایا "میرے اس کہنے میں مبالغہ نہ ہوگا کہ شیخ معظم محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے میں یکتا و یگانہ تھے اور وہ فضیلت کے اونچے درجہ پر فائز تھے آپ (محدث اعظم) نے اعلاء کلمۃ الحق اور دین متین کی حمایت' بدرسموں غلط مذہبوں کو مٹانے میں اپنی عمر شریف صرف کردی۔ اللہ تعالیٰ آپکی آرام گاہ کو ٹھنڈا کرے۔ (خادم محمد قمر الدین سیالوی خادم سجادہ چشتیہ سیال شریف ۲۲ جمادی الآخری ۱۳۸۳ھ ہفت روزہ محبوب حق لائلپور ۱۳ دسمبر ۶۳ء)

فخر المشائخ :

پیر سید غلام محی الدین صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف فرماتے ہیں۔ "حضرت شیخ الحدیث کے وصال سے اہل اللہ اور محبانِ رسول ﷺ کے دلوں پر بے شک انمٹ داغ جدائی ثبت ہوگیا آپ کی جدائی کا غم ہمیشہ دل و دماغ میں قائم رہے گا اس لیے کہ آپ جیسی یکتائے

روزگار شخصیت شائد ہی میسر آئے جو دین محمدی ﷺ کی پورے درد کے ساتھ خدمات سرانجام دے سکے اور سنت رسول ﷺ کے احیاء کے لیے اپنی زندگی تک قربان کردے۔" (کتاب عاشق رسول مولفہ عتیق الرحمٰن سیفی صفحہ ۹۷ از پیر سید غلام محی الدین ابن پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

پیر صاحب دیول شریف :

پیر عبدالحمید خضری پیر آف دیول شریف نے کہا حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد کی وفات سے دلی صدمہ ہوا حضرت مولانا نے اسلام کی جو خدمات سرانجام دیں ان کا بیان غیر ممکن ہے مولانا نے پاک وہند میں جو علمی و دینی اور مذہبی خدمات اسلام کیں وہ تاریخ میں مشعل راہ رہیں گئیں۔" (بیان پیر آف دیول) (ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف محدث اعظم نمبر صفحہ ۸۔۹)

مفتئ اعظم دہلی :

حضرت مفتئ شریعت مولانا مفتی شاہ محمد مظہر اللہ صاحب امام و خطیب شاہی جامع مسجد فتحپوری دہلی ہندوستان والد بزرگوار علامہ پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب فرماتے ہیں۔ "محبی مخلصی سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں پاکستان حاضر ہوا تھا لیکن علالت کی وجہ سے زیادہ قیام نہ کرسکا رمضان شریف میں کسی قابل نہیں ہوں سوالات کے جوابات مولانا سردار احمد سلمہ سے حاصل کرلیں اور ان کو سلام کہہ دیں شافی مطلق ان کو شفا کاملہ عاجلہ سے سرفراز فرمائے ان کے وجود سے اہلسنّت کو بڑی تقویت ہے اس قدر جم غفیر طلباء کا فارغ التحصیل ہونا ان کی کرامت ہے اور نہایت درجہ مسرت کا باعث۔ مظہر اللہ غفرلہ امام شاہی فتحپوری دہلی۔

مکرمی زید مجدھم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مولینا سردار احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں سلام عرض کردیں ان کی تبلیغ سنیت کا حال معلوم ہوکر کمال درجہ خوشی نصیب ہوتی ہے۔ لیکن اتنا افسوس ہے کہ پاکستان تشریف لے جاکر کبھی سلام سے بھی یاد نہ کیا مولیٰ تعالیٰ انہیں خوش رکھے اور مقاصد صحیحہ میں کامیاب فرمائے۔

(فقط والسلام محمد مظہر اللہ غفرلہ امام شاہی جامع مسجد فتح پوری دہلی مکاتب بنام محمد حسن علی الرضوی غفرلہ)

مفتی اعظم بمبئ :

محبوب ملت غازی اہلسنّت علامہ ابو الظفر محبّ الرضا مفتی محمد محبوب علی خانصاحب خطیب مدن پورہ مفتی اعظم بمبئ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر مادہ تاریخ کے ساتھ اپنے تعزیتی مکتوب میں فرماتے ہیں۔

"آہ محدث لاجواب پاکستان بھی اس دور قحط الرجال میں ہم سنیوں کو داغِ مفارقت دے

گئے۔(ہفتہ روزہ محبوب حق مکتوب حضرت صاحبزادہ فضل رسول صاحب حیدری رضوی)

o حضرت محبوبِ ملت غازی اہلسنّت مفتی اعظم بمبئی نانپارہ بہرائچ شریف کے مناظرہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ "سراسیمہ اور مضطرب ہوکر صدر وہابیہ نے اپنے مناظر کو بٹھادیا اور خود تقریر کرنے لگا اس کو عاجز دیکھ کر مولوی حبیب الرحمان مؤی بولنے لگے انکی بے کسی دیکھ کر مولوی عبدالطیف مؤی بولنے لگے صدر اہلسنّت حضرت مولانا مولوی ابو المنظور محمد سردار احمد صاحب قبلہ کھڑے ہوئے اور ان سب کی دندان شکنی اور سرکوبی فرمائی۔(سوانح شیر بیشۂ اہلسنّت و مناظر نانپارہ برائچ شریف صفحہ ۱۴۸)

مفتیٔ اعظم کانپور :

حضرت علامہ مولانا شاہ مفتی محمد رفاقت حسین شیخ الجامعہ احسن المدارس قدیم نئی سڑک کان پور انڈیا محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے استاد بھائی حضور سیدی صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے ارشد تلامذہ سے ہیں محدث اعظم پاکستان کے وصال شریف کے بعد جب آپ کو پاکستان میں مستقیل سکونت اختیار کرنے اور جامعہ رضویہ میں محدث اعظم پاکستان کی جگہ دورہ حدیث شریف پڑھانے کی دعوت دی گئی تو جواباً ارشاد فرمایا۔

السلام علیکم...... حضرت (محدث اعظم پاکستان) قدس سرہ کے وصال سے پیدا ہونے والا خلا یہ فقیر کس طرح پر کرسکے گا حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا بدل ہماری جماعت میں نہیں۔"" محمد رفاقت حسین کانپور"

صدر العلماء مفتیٔ اعظم میرٹھ :

مولانا علامہ سیدنا غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامیہ قومیہ اندر کوٹ میرٹھ ہندوستان مولانا شاہ عارف اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شاہ احمد نورانی جیسے مشاہیر کے استاذ محترم ہیں لاہور۔ بیڈن روڈ پر میرٹھ ہندوستان کے میٹر والوں کے ہاں رونق افروز ہوئے تھے فقیر راقم الحروف اور مولانا شمس الزماں قادری زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور عام لوگوں کی طرح مصافحہ کر کے بیٹھ گئے حضرت نے دریافت فرمایا کہاں سے آئے عرض کیا حضرت محدث اعظم پاکستان کے سگ دربار ہیں فوراً کھڑے ہو کر دوبارہ مصافحہ و معانقہ فرمایا اور برجستہ فرمایا "ارے وہ بڑے باکمال تھے بڑے لاجواب تھے۔

پھر کچھ صلح کلی پلپلے مولویوں کا ذکر کیا تو فرمایا بس وہ (محدث اعظم) ایک ہی تھے یگانہ زمانہ تھے۔ وہ کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔" حضرت ممدوح صدر العلماء میرٹھ رحمۃ اللہ علیہ نے تین

دن اس فقیر کو اپنے ساتھ اپنے پاس رکھا اور حضرت علامہ مفتی محمد اعجاز ولی الرضوی قدس سرہ' کی دعوت میں جامعہ حامدیہ رضویہ کرشن نگر لاہور اور جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور ساتھ لے گئے اور حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان کا والہانہ انداز میں تذکرہ فرماتے رہے جس سے دل پر چوٹ لگتی تھی۔

مفتیِ پاکستان استاذ العلماء :

مولانا علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضوی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث دارالعلوم حزب الاحناف لاہور سیدنا محدث اعظم پاکستان رضی اللہ عنہ کے عہد حیات میں لائلپور کے ملک گیر فقید المثال عرس امام اعظم رضی اللہ عنہ میں تشریف لائے تھے۔ دوسرے روز واپسی کے وقت جب ریل کار پر سوار کرنے کیلئے جارہے تھے تو حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ "لائلپور میں جم جانا اور مذہب اہلسنّت کو اسقدر فروغ دینا حضرت شیخ الحدیث کا کمال ہے قیام پاکستان سے بہت پہلے ایک بار یہ فقیر اور ابا جی (حضور فخر المحدثین مولانا علامہ سید محمد دیدار علی شاہ محدث الوری قادری رضوی فضل رحمانی) یہاں آئے اسٹیشن پر پہنچتے ہی مخالفین نے سخت پتھراؤ کیا تھا یہاں کسی سنی عالم دین کا جم جانا اور تبلیغ کرنا آسان کام نہ تھا۔"
حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان کے وصال پر حضرت مفتیِ اعظم پاکستان نے فرمایا۔ "ہجوم غم ویاس میں میرے پاس الفاظ نہیں جو حضرت (محدث اعظم) کے انتقال سے پیدا ہونے والے عظیم خلا کا ذکر کرسکوں۔ (رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ شیخ الحدیث نمبر)

حضرت محدث امروہوی :

فخر الاکابر حضرت علامہ مولانا قاری سید محمد خلیل شاہ صاحب کاظمی محدث امروہوی رحمۃ اللہ علیہ جن کو بریلی شریف کے قیام میں دوران تدریس حضرت محدث اعظم پاکستان دارالعلوم مظہر اسلام میں امتحان لینے کیلئے بلایا کرتے تھے فرماتے ہیں۔ "حضرت علامہ مولانا مولوی الحاج مفتی سردار احمد صاحب قادری چشتی صابری کی عظیم تعلیمی و تبلیغی خدمات کو نہ صرف بریلی شریف کے لوگ اور بزرگ بلکہ ہندوستان بھر کے علماء و عوام ابھی تک یاد کرتے ہیں۔ مولانا سردار احمد صاحب کو تاجدار مسند تدریس کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا وہ عالم باعمل تھے اور زندگی کا بیشتر حصہ درس و تدریس اور مناظروں میں گزرا اس فقیر کے بہت مہربان تھے۔"

ملخصاً (ماہنامہ نوری کرن جنوری ۱۹۶۶)

غزالیِ زماں:

مولاالحاج علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ۱۵ اگست ۱۹۷۳ء کے ایک اہم و خصوصی مکتوب میں جماعت اہلسنّت کی مجلس عاملہ کے نام پیغام میں تحریر فرماتے ہیں حضرت علامہ قبلہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب محدث پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مقدسہ علم و عمل تقویٰ و طہارت پاکیزگی اخلاق میں اپنی مثال آپ تھے۔ جب ان کا تصور آتا ہے تو ادب و احترام سے گردنیں جھک جاتی ہیں۔ باوجود یہ کہ بعض مہربانوں نے فقیر کو سیدی حضرت علامہ ابو البرکات رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اقدس محدث اعظم پاکستان) رحمۃ اللہ علیہ سے دور رکھنے کی ناکام کوششیں کیں مگر الحمد للہ فقیر ان سے دور نہیں ہوا ان کی عظمت و محبت آج بھی فقیر کے دل کی گہرائیوں میں موجود ہے۔ اور فقیر ان چمکتے ہوئے نقوش کو لوحِ قلب پر لے کر اپنے رب کے حضور حاضر ہو جائے گا۔" (سید احمد سعید کاظمی غفرلہ ۱۵ اگست ۱۹۷۳ء)

حضرت علامہ کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے ۱۷ دسمبر ۷۸ء کے ایک قلمی بیان میں جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور تحریر فرمایا۔ "آپ کو محدث اعظم پاکستان اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ نے علم حدیث کی اشاعت (تدریس) میں بڑا کام کیا ہے۔ جس طرح حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے شاگردوں نے فقہ و حدیث کی کتابیں لکھی ہیں مگر خود امام اعظم علیہ الرحمۃ نے کتابیں نہیں لکھیں اسی طرح حضرت مولانا سردار احمد صاحب کے شاگردوں نے بھی (علم حدیث پر کتابیں لکھ کر) قابل قدر کام کیا علم حدیث میں آپ کو منفرد مقام حاصل تھا۔ (قلمی یادداشت مخزونہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

امام اہلسنّت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ رضوان کے انتقال پر ملال اور وصال باکمال پر علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمۃ کے تاثرات و احساسات ملاحظہ ہوں۔ "آسمان قادریت کے آفتاب و مہتاب شمع شبستان رضویت کے چراغ دنیائے نسبت کی نگاہوں سے روپوش ہو گئے۔ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب لائلپوری قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال عالم اسلام کے لئے ایک عظیم المیہ ہے۔ حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ الرضوان کے وصال پر جو شدید زخم اہلسنّت کے قلب و جگر پر لگا ہے اس کا اندازہ لگانا ممکن نہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی روح فرسا اور جانکاہ خبر بذریعہ فون مدرسہ انوار العلوم پہنچی یہ دل اندوہ خبر بجلی کی طرح سارے شہر میں پھیل گئی۔ حضرت مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث جامعہ رضویہ کی وفات اہلسنّت کے

لیے بہت بڑا قومی حادثہ اور مذہبی سانحہ ہے۔ آہ کل تک ہم جنہیں دامت برکاتہم العالیہ لکھتے تھے آج انہیں رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہوئے ہمارا قلم تھرا رہا ہے۔ ہمارا دل عقل کا ساتھ دیتے ہوئے لرز رہا ہے۔ مرحوم نے جس قدر مذہب اہلسنّت کی خدمت کی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ حضرت ممدوح گنتی کے ان چند اکابرین میں سے تھے جن کا وجود کشتی سنیت کے لیے ناخدا سمجھا جاتا ہے۔ جن کے دم قدم سے گلشن سنیت آباد و سر سبز و شاداب ہے حضرت ممدوح کا جنازہ جس شان و شوکت سے ہوا اور جس قدر مجمع کثیر تھا شائد ہی اس کی مثال تاریخ پیش کر سکے۔"

(ماہنامہ السعید ملتان رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ مطابق فروری ۱۹۶۳ء صفحہ ۳۴)

شیخ القرآن :

حضرت علامہ ابو الحقائق مولانا محمد عبد الغفور ہزاروی قدس سرہ فاضل دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ گولڑہ شریف تلمیذ ارشد امام حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان بریلی فرماتے ہیں "اگر میں یہ کہوں کہ بر صغیر میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نائب اور اس خطہ پاکستان میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحیح جانشین محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے تو بالکل بجا ہوگا آپ نے اعلیٰ حضرت کے مسلک کی حدود و قیود میں رہ کر مختصر مدت میں وہ کام کیا جو دوسرے پچاس برس میں نہ کر سکتے اور کمال یہ کہ قلیل مدت میں انقلاب برپا کر دیا اگر آپ کو دس برس کی مہلت اور مل جاتی تو پاکستان کے چپہ چپہ پر سنی عالم نظر آتا میں حدیث شریف (دورہ حدیث شریف) پڑھنے کے لیے صدر مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی میں مولوی سلطان محمود دیوبندی کے پاس پہنچا۔ وہاں حضرت شیخ الحدیث سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے بریلی شریف حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خانصاحب بریلوی کی خدمت میں دار العلوم جامع رضویہ منظر اسلام میں بھیج دیا مولانا تقدس علی خانصاحب کے نام رقعہ دیا میں نے دورہ حدیث شریف حضرت حجۃ الاسلام سے پڑھا۔ ہماری جماعت میں بزرگ اور بھی ہیں۔ فاضل اور بھی ہیں۔ محدث اور بھی ہیں مگر اس محدث اعظم کی شان ہی نرالی تھی۔ یہ ایک مقناطیس تھے کہ طالب علموں کو دور دور سے کھینچ لیتے تھے۔ اور طلباء آپکی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ حدیث شریف پڑھانے کا یہ صلہ ملا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتباع میں تیسری شب کو دفن ہوئے پرسوں سحری کے وقت (گجرات پنجاب سے) مفتی احمد یار خان بدایونی گجراتی میرے پاس وزیر آباد آئے اور بے ساختہ ان کی چیخ نکل گئی اور فرمانے لگے ہم میں سے وہ اٹھ گیا جس کا بدل سنی جماعت میں نہیں اب دنیا تلاش کرے گی علامہ

ابو الفضل محمد سردار احمد جیسا کوئی آئے حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ نبی اکرم ﷺ کے ایسے غلام تھے کہ شائد صدیوں تک امت محمدیہ اس کی مثال پیدا نہ کر سکے میں نے اپنی زندگی میں کسی ایک جنازہ پر اتنے کثیر علماء و مشائخ کو جمع ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنے آپ کے جنازہ میں شریک ہوئے۔ کل جنازہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے سچے غلام کی شان دیکھی گئی جنازہ آرہا تھا اور جنازے پر انوار و تجلیات کی بارش ہورہی تھی لوگوں نے محسوس انوار کی بارش کو سر کی آنکھوں سے دیکھا لیکن ہم نے اندر جاکر انوار والے کو دیکھا چہرہ متبسم تھا۔ جنازہ مبارک حضرت محدث اعظم پاکستان پر انوار و تجلیات کی بارش کے حوالے سے آپ نے مثنوی معنوی سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشہور واقعہ بیان فرمایا جب آپ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے جنازہ پر تشریف لے گئے تو حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ نے آپ کی چادر (اوڑھنی) کو دیکھا تو ایسی معلوم ہوئی جیسے بارش سے بھیگی ہوئی ہے مگر حضور علیہ السلام نے فرمایا اے عائشہ یہ آسمانی بارش پانی کی نہ تھی انوار کی بارش تھی مثنوی میں ہے۔

مصطفٰی روزے بگور ستاں برفت   با جنازہ یارے از یاراں برفت
خاک دا در نور او آگندہ کرو   زیر خاک آں دانہ رش را زندہ کرو
چشم صدیقہ چودر روش فتاد   پیش آمدست بردے می نہاد
نیست ایں باراں ازیں ابر و سما   ہست ابرے دیگراں دیگر سما
غیب را ابرے و آبے دیگرست   آسماں و آفتاب دیگرست

(کتاب محدث اعظم جلد ۲ اور روائیداد جلسہ ختم سوم روزنامہ سعادت روزنامہ غریب لائلپور یکم جنوری ۱۹۶۳ء)

بحر العلوم خلف اکبر سیدنا صدر الشریعۃ:

علامہ عبدالمصطفیٰ فاضل جامعہ ازہر مصر شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جسے عزت و عظمت عطا فرماتا ہے اسے علم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ الحدیث کو علم و فضل سے نوازا اور آپ کا رتبہ بڑھایا حضرت محدث اعظم ولی کامل تھے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے جس نے میری حدیث پھیلائی اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو پر نور اور جمال افروز بنا دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ شیخ الحدیث کے چہرہ مبارکہ پر نور برستا ہے۔ جب آپ کا وصال ہوا اس وقت بھی چہرہ پر جمال برس رہا تھا۔ حضرت کے وصال کے فوراً بعد آپ کی چشمان مبارک کو بند کر دیا گیا تھا کوئی پندرہ منٹ کے بعد (علامہ) قاری محبوب رضا صاحب نے یہ دیکھنے کے لیے کہ کہیں آنکھ کھل نہ گئی ہو رخ سے چادر ہٹائی تو قاری صاحب نے بے ساختہ حضرت صاحب کی پیشانی مبارک کو چوم

لیا اور کہا خدا کی قسم میں نے ایسا خوبصورت اور حسین و جمیل چہرہ کبھی نہیں دیکھا۔ وصال شریف کے تیسرے دن لاکھوں افراد نے آپ کے چہرے کی زیارت کی اور گواہی دی کہ حضرت کا چہرہ پاک متبسم ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ابھی سو کر اٹھے ہیں اور تبسم فرما رہے ہیں۔

(ہفت روزہ سواد اعظم لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۶۳ء و کتاب محدث اعظم جلد ۲ صفحہ ۳۹۰)

o حضرت محدث اعظم پاکستان علم و فضل زہد و تقویٰ و اتباع شریعت میں اپنے زمانے کے فرد یگانہ تھے۔" (پندرہ روزہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ شیخ الحدیث نمبر)

o جب شاہین ایکسپریس حضرت محدث اعظم پاکستان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی میت مبارک کو لے کر حیدر آباد سندھ کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو حضرت علامہ ازہری صاحب کی داڑھی آنسوؤں سے تر تھی" (علامہ سید محمود مرغوب احمد اختر الحاوی جودھپوری حضرت بحر العلوم علامہ عبد المصطفیٰ ازہری نے جامعہ قادریہ رضویہ کے زیر اہتمام محدث اعظم پاکستان پہلے سالانہ عرس مبارک کے جلسہ عام میں بغدادی مسجد گلبرگ لائلپور میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"حضرت محدث اعظم پاکستان کے چہلم کے موقعہ پر دار العلوم امجدیہ کراچی کے دار الحدیث سے متصل جہاں حضرت کو وصال کے بعد غسل دیا گیا تھا میں نے خود رات کو حضرت محدث اعظم پاکستان کو چشم سر کے ساتھ عالم بیداری میں چلتے پھرتے دیکھا۔"

(تقریر علامہ عبد المصطفیٰ ازہری علیہ الرحمۃ بغدادی مسجد لائلپور)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہم میں سے وہ اٹھ گیا جس کا بدل ہماری جماعت میں نہیں ہے برات کا دولہا غائب ہو گیا مجمع ہے مگر رونق نہیں۔

چل دیئے باغ سے چمن پیرا
گل و گلزار کا خدا حافظ

میں نے اپنی زندگی میں دو بزرگ ایسے دیکھے جن کے تلامذہ ان سے والہانہ عشق و محبت کرتے ہیں ایک حضرت صدر الافاضل مراد آبادی اور ایک حضرت محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث لائلپوری۔

ملخصاً (ہفت روزہ سواد اعظم لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۶۳ء و رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ۲۱ شعبان ۱۳۸۲ھ)

لسان الحسان علامہ شاہ ضیاء القادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ صدر جمعیت المشائخ کراچی و صدر مجلس شیدائیان نبی کراچی۔

"حضرت شیخ العلماء شیخ الحدیث مولانا سردار احمد صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ تقریباً تیس سال (اب ۶۷ سال) پہلے فقیر کی دعوت پر کئی بار جلسہ رجبی شریف میں تشریف لائے ایک مرتبہ شیخوپورہ (نزدبدایوں) میں بھی میری دعوت پر جلسہ میلاد شریف میں شرکت فرمائی۔ آپ علماء اہلسنّت میں ایک عظیم المنزلت عالم اور پاکستان و ہندوستان کے بہترین مدرس، مفسر محدث، فقیہہ اور خطیب تھے۔ بدایوں میں پہلی مرتبہ جلسہ عید معراج النبی میں آپ نے شرکت فرمائی۔ تیسری بار صدرالافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی کے ہمراہ آپ اور حضرت مولانا اجمل شاہ صاحب سنبھلی و مولانا احسان الحق متوطن برائچ تشریف لائے آپ کا وعظ علمی معلومات کا بہترین ذخیرہ ہوتا تھا۔ (ماہنامہ نوری کرن محدث اعظم پاکستان صفحہ نمبر ۱۰)

حضرت علامہ شاہ محمد یعقوب ضیاء القادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے امام اہلسنّت نائب اعلیٰ حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان کے وصال باکمال پر متعدد منقبتیں اور تاریخی مادے بھی ارقام فرمائے تھے۔ روزنامہ جنگ کراچی کئی تاریخی مادے اور یہ نظم بصورت المیہ تاثرات تھے۔

صد حیف اس جہاں سے فرماگئے وہ رحلت — اک غم کدہ بنی ہے دنیائے اہلسنّت
جاہ و وقار اعلحضرت کے آئینہ تھے — تھے اہل اتقا میں اعلیٰ بزرگ حضرت
اس ارض پاک میں تھے وہ نامور محدث — جن کے چہار جانب شاگرد ہیں بکثرت
لکھ اے ضیاء محزون سال وصال ان کا — سردار دین احمد مہر مبین جنت
داور یغا جناب شیخ الحدیث — از جہاں رخ نمود سوئے ارم
اے ضیاء سال رحلت او — حامی دیں محقق اعظم
سردار دین احمد۔ مرسل ہزار حیف — رفت از جہاں بخدا بفرمان ذوالجلال
از بہر انتقال شہہ با صفا ضیاء
شیخ الحدیث نازش عالم بگفت سال

استاد الشعراء علامہ شاہ ضیاء القادری رحمۃ اللہ علیہ مزید رقم طراز ہیں۔

تم امیر کارواں اہلسنّت تھے حضور! — تم ہمارے قافلہ سالار تھے شیخ الحدیث
منظر اسلام کا گلشن شگفتہ تم سے تھا — تم بریلی کے گل و گلزار تھے شیخ الحدیث
اعلحضرت کی نیابت تم نے پاکستان میں کی — ہند میں مجملہ اخیار تھے شیخ الحدیث
تھے مناظر اہل حق کے حق کے منظور نظر — گردن منظور پر تلوار تھے شیخ الحدیث
قادری رضوی و نوری اور برکاتی تھے آپ — بادۂ بغداد سے سرشار تھے شیخ الحدیث

سہروردی نقشبندی قادری چشتی غرض سب سلاسل کے علمبردار تھے شیخ الحدیث
اے ضیاء ان پر ہزاروں نعمتوں کا ہو نزول مستحق رحمت ستار تھے شیخ الحدیث

(ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف)

ابو الکلام فیض الحسن مرحوم : •

سجادہ نشین آلو مہار شریف وصدر مرکزی جمیعت العلماء پاکستان۔

جب میں جنازہ کے لئے لائلپور آیا تو مجھے معلوم نہیں تھا کہ جنازہ کی نماز کہاں ادا کی جائے گی لیکن جب لائل پور میں داخل ہوا تو ایک نور کی شعاع کی طرف بڑھتا رہا یہاں تک کہ دھوبی گھاٹ (اقبال پارک) پہنچ گیا ایک نور کی شعاع میری رہنمائی کر رہی تھی۔

اب اس راہ سے کوئی گیا ہے
کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

یہ آپ (امام اہلسنّت محدث اعظم پاکستان) کی کرامت ہے آپ پر تجلیات کی بارش ہو رہی تھی۔ ایک بزرگ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت داتا گنج بخش سیدنا علی ہجویری) صاحب (علیہ الرحمۃ) کو جنازہ میں شریک دیکھا میں یقین رکھتا ہوں کہ داتا صاحب نے ضرور نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔

حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایسے عہد آفریں بزرگ تھے۔ وہ ایسے عالم تھے کہ ان پر علم نازاں تھا۔ وہ ایسے مدرس تھے فن تدریس کو ان پر فخر تھا وہ شعلہ نوا خطیب اور نکتہ آفریں محقق تھے۔ جب عمومی اخلاق کے ظہور کا وقت ہوتا تو وہ برگ گل سے بھی نرم تر تھے۔ لیکن جب عقائد حقہ (اور مسلک) کے تحفظ کا معاملہ آتا تو وہ کوہ‘ کوہ وقار تھے ان کے دل کا خلوص ان کے چہرے سے ظاہر اور عشق رسول اکرم ﷺ کی لطافتیں ان کے بشرہ سے واضح تھیں۔ بد عقیدگی کی ظلمت میں ان کا وجود حق وصداقت کی روشنی کا مینار تھا وہ ایسے سنی تھے کہ جن کی سنیت اور شخصیت مترادف بن گئی وہ صرف عالم نہ تھے بلکہ عالم گر تھے۔ ان کے حلقہ درس سے ہزاروں تہی دامنوں نے علم وعرفان کے موتی سمیٹے ان کے خوشہ چین علم وعرفان کے بادشاہ بن گئے۔

حضرت کی معنوی اولاد ان کے شاگردان رشید ہزاروں کی تعداد میں مسند درس و تدریس کی زینت ہیں۔ ملخصاً

(ہفت روزہ سواد اعظم لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۶۳ء ہفت روزہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۸۲ھ)

سلطان الواعظین مولانا ابو النور محمد بشیر کوٹلوی :

خلیفہ اعلیٰ حضرت فقیہہ اعظم مولانا محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلف و جانشین اور شیخ المحدثین خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ سید محمد دیدار علی شاہ صاحب الوری قدس سرہ کے شاگرد رشید ہیں ماہنامہ ماہ طیبہ کوٹی لوہاران ضلع سیالکوٹ کے بانی مدیر اعلیٰ ہیں فرماتے ہیں "شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ علم و فضل کے بادشاہ زہد و تقویٰ کے پیکر تھے۔ مسلک اہلسنّت کے مبلغ اعظم اور عقائد حقہ کے عظیم ناشر تھے۔ ایثار و خلوص کے جو مناظر میں نے حضرت موصوف کے ہاں دیکھے وہ دوسری جگہ کم ہی نظر آئے علم و فضل کے تاجدار ہونے کے باوجود میرے جیسے نیاز مندوں کو بھی دیکھ کر اسی قدر مسرت کا اظہار فرماتے کہ ان کے سامنے اپنی ادنیٰ حیثیت کے پیش نظر مجھے بے حد ندامت لاحق ہوتی۔" (ہفت روزہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ۲۵ شوال المکرم ۱۳۸۲ھ)

"ہم یہ خبر انتہائی رنج و غم کے ساتھ شائع کر رہے ہیں کہ سر تاج اہلسنّت شیخ الحدیث حضرت مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب ۲۸۔۲۹ دسمبر ۱۹۶۲ء جمعہ ہفتہ کی درمیانی شب کو اس عالم فانی سے انتقال فرما کر عالم جاودانی کو تشریف لے گئے۔ ان للہ وانا الیہ راجعون ۰ اس خبر وحشت اثر سے ہر سنی دم بخود ہو کر رہ گیا سب کی آنکھیں پر نم ہو گئیں حضرت موصوف علیہ الرحمۃ اقلیم اہلسنّت کے تاجدار تھے۔ جس وقت ریلوے اسٹیشن سے آپ کے جنازہ کا جلوس شہر کی طرف روانہ ہوا تو جس طرف نگاہ اٹھتی تھی بازاروں سڑکوں دوکانوں اور چھتوں پر انسانوں کے لشکر اور آدمیوں کا سیلاب نظر آتا تھا۔ اور یہ حقیقت ہے جس کے شاہد اس جنازہ میں شرکت کرنے والے اکثر ثقہ مسلمان ہیں کہ آپ کی میت مبارک پر آسمان سے کئی بار نورانی بارش ہوتی نظر آئی اور یوں معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی نورانی شعلہ بار بار چمک رہا ہے۔ عید باغ (دھوبی گھاٹ) کے وسیع عریض میدان میں لاکھوں افراد نے حضرت کی نماز جنازہ پڑھی اور یہ واقع ہے کہ آپ کے جنازہ میں اس قدر ہجوم تھا کہ عید باغ (دھوبی گھاٹ) کی تمام وسعتیں تنگ ہو گئیں اور مجمع کناروں سے چھلک پڑا نماز جنازہ میں کراچی سے لے کر پشاور تک کے احباب تھے جن میں چوٹی کے علماء و سجادہ نشین حضرات و دیگر مشاہیر تھے۔"

(ماہنامہ "ماہ طیبہ" کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ فروری ۱۹۶۲ء)

خطیب اعظم مولانا شاہ عارف اللہ صاحب علیہ الرحمۃ

خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد حبیب اللہ قادری رضوی میرٹھی کے فرزند دلبند تھے۔

فرماتے ہیں حضرت شیخ الحدیث نے پاکستان پہنچ کر مسلک اہلسنت کی تبلیغ اور اعلیٰ حضرت کے علمی و تجدیدی کارناموں کی نشر و اشاعت میں جو جدو جہد فرمائی اسکا نمایاں اثر پورے ملک کے گوشہ گوشہ میں نظر آرہا ہے۔ اس راہ میں انہوں نے اپنوں کی بے التفاتی بھی دیکھی اور بیگانوں کی سختیاں بھی سہیں مخالفت کے تند و تیز طوفان میں بھی اس پیکر علم و فضل کا روشن کیا ہوا چراغ کبھی اتنا دھیما نظر آیا کہ بجھنے کا خطرہ پیدا ہوگیا اور کبھی ایسا جگمگایا کہ آنکھیں خیرہ ہو کر رہ گئیں۔ حالات کے نشیب و فراز نے بارہا جھنجھوڑا لیکن بارگاہِ رضویت کا تربیت یافتہ مجاہد اپنے وقف پر جما رہا۔

میں نے پاکستان میں اتنا عظیم اجتماع نہ کسی پیر طریقت کے جنازہ میں دیکھا نہ اتنی کثیر تعداد میں علماء کے کاندھوں پر کسی عالم کا تابوت نظر آیا۔" (ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف مارچ واپریل ۱۹۶۳)

علامہ مفتی قاری محبوب رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ :۔

حضرت سیدی صدر الشریعہ قدس سرہ کے آخری تلامذہ میں سے ہیں اور بریلی شریف کی مبارک نسبت حاصل ہے فرماتے ہیں "شیخ الحدیث کو عشق مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رنگ میں ایسا رنگ لیا تھا کہ خلوت و جلوت ظاہر و باطن اقوال و افعال عادات و اطوار حرکات و سکنات نشت و برخاست غرض کہ ان کی شخصیت کو جس زاویہ سے دیکھئے عشق رسول ﷺ کا جلوہ نظر آئے گا۔

حق یہ ہے کہ پاکستان میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے صحیح جانشین، شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ تھے۔ پاکستان میں اپنے عصاء کلیمی کی پیہم ضربات کاری سے اژدھائے طلسم توہب کی سرکوبی کی جس عاشق رسول ﷺ نے لائلپور میں بیٹھ کر اپنی سیف لسانی سے قصور توہب میں ہندو پاک سے لے کر نجد تک زلزلے برپا کردیئے لاریب وہ مسلمانان ہندو پاک کا امام و دینی رہنما شیخ الحدیث علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ العزیز تھے۔ مذہب حقہ اہلسنّت و جماعت کی جس قدر خدمت انہوں نے کی ہے یہ انہیں کا حق تھا۔ علامہ قاری محبوب رضا بریلوی قدس سرہ بلند پایہ عالم ادیب و اریب کہنہ مشق شاعر بھی تھے محدث اعظم قدس سرہ کے وصال باکمال پر کئی منقبتیں اور تاریخی اشعار ارشاد فرمائے لکھتے ہیں۔

حضرت سردار احمد رہنمائے سالکاں — عالماں را ناوک انداز ادب شد بے گماں
اے امام اہلسنّت شمع بزم معرفت — گوہر درج شرافت لعل کان عزو شاں

اور ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

جان	حیا	نشان	ہدی	شان	اہتدی
سردار	احمد		رضوی	نائب	رضا

(روزنامہ سعادت لائلپور محدث اعظم نمبر و نوری کرن بریلوی شریف محدث اعظم ص ۴۱/۲۱)

افسوس کہ نہایت مصروفیات کے باعث مضمون کی اس پہلی قسط میں امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری، حضرت علامہ ضیاء الدین قادری پیلی بھیتی، تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی مراد آبادی، حضرت علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی حضرت علامہ شیخ العلماء مولانا غلام جیلانی اعظمی گھوسی، حضرت مخدوم سید محمد معصوم صاحب نوری جیلانی، مخدوم و محترم الحاج مولانا سید ایوب علی صاحب رضوی بریلوی (مصاحب خاص اعلیٰ حضرت مقبول بارگاہ رضویت) مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد صاحبداد خانصاحب شیخ الحدیث پیر گوٹھ، حضرت علامہ محبّ النبی صاحب گولڑہ شریف، فقیہ العصر علامہ مفتی محمد اعجاز ولی الرضوی بریلوی، حضرت علامہ مفتی محمد ریاض الحسن صاحب جودھپوری، شمس العلماء علامہ محمد شمس الدین رضوی جونپوری حضرت مولانا مفتی محمد تقدس علی خان صاحب رضوی، نبیرہ استاذ زمن علامہ سبطین رضا خان صاحب بریلوی حضرت صوفی باصفا صاجزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری، حضرت کرما نوالہ صاحب حضرت ثانی صاحب علی پوری حضرت ثانی صاحب شرقپوری، حضرت علامہ محمد محسن فقیہہ شافعی۔ حضرت علامہ صدیق اللہ صاحب بنارسی، حضرت مولانا حسین شوق پیپلاں قدست اسراھم استاد العلماء مولانا عطاء محمد صاحب بندیالوی، پیر محمد فاروق صاحب کراچوی کی آراء عالیہ و تاثرات مبارکہ درج نہ کئے جاسکے قارئین کرام کو قسط ثانی کاانتظار کرنا پڑے گا۔

الفقیر محمد حسن علی الرضوی بریلوی ملیسی